حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا ایک منافق کی نمازِ جنازہ پڑھانا

دار الافتاء اھلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کسی نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق کی نمازِ جنازہ پڑھائی؟ کیا یہ درست ہے؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منافقین کے سردار عبد اللہ بن ابی بن سلول کا نمازِ جنازہ پڑھایا تھا کہ اس وقت تک منافقین کی نمازِ جنازہ پڑھنے کی ممانعت نہیں ہوئی تھی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل بہت سے منافقین کے ایمان لانے کا باعث ہوگا، اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا جنازہ پڑھایا، اور جس مصلحت کے لیے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمازِ جنازہ پڑھائی تھی وہ بھی پوری ہوئی۔ اور اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منافقین کی جنازہ کی نماز پڑھنے اور ان کے دفن میں شرکت سے منع کردیا گیا، پھر کبھی سرکارِ دوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی منافق کے جنازہ میں شرکت نہ فرمائی۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ﴿وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّ لَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ مَاتُوْا وَ هُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ان میں سے کسی کی میّت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ اس کی قبر پر کھڑے ہونا بے شک وہ اللہ و رسول سے منکر ہوئے اور فسق ہی میں مر گئے۔ (پارہ 10، سورۃ التوبۃ، آیۃ 84)

تفسیر صراط الجنان میں ہے ﴿وَ لَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا: اوران میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز جنازہ نہ پڑھنا۔﴾ اس آیت میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو منافقین کے جنازے کی نماز اور ان کے دفن میں شرکت کرنے سے منع فرمایا گیا اور اس کا شانِ نزول یہ ہے کہ عبد اللہ بن اُبی بن سلول منافقوں کا سردار تھا، جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے جو مسلمان صالح مخلص صحابی اور کثیرُ العبادت تھے، انہوں نے یہ خواہش کی کہ سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم ان کے باپ عبد اللہ بن اُبی بن سلول کو کفن کے لئے اپنا قمیص مبارک عنایت فرما دیں اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھا دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے اس کے خلاف تھی لیکن چونکہ اس وقت تک ممانعت نہیں ہوئی تھی اور حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو معلوم تھا کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا یہ عمل بہت سے منافقین کے ایمان لانے کا باعث ہوگا اس لئے حضور پُر نور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے اپنی قمیص بھی عنایت فرمائی اور جنازہ میں شرکت بھی کی۔ قمیص دینے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ و آلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالی عنہ جو بدر میں اسیر ہو کر آئے تھے تو عبد اللہ بن اُبی نے اپنا کرتہ انہیں پہنایا تھا۔ حضور انور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کو اس کا بدلہ دینا بھی منظور تھا، لہٰذا آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے قمیص بھی دیا اور جنازہ بھی پڑھایا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور اس کے بعد پھر کبھی سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے کسی منافق کے جنازہ میں شرکت نہ فرمائی اور حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کی وہ مصلحت بھی پوری ہوئی۔ چنانچہ جب منافقین نے دیکھا کہ ایسا شدید عداوت والا شخص جب سیّدِ عالَم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے کرتے سے برکت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے عقیدے میں بھی آپ اللہ عزوجل کے حبیب صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم اور اس کے سچے رسول ہیں یہ دیکھ کر ایک بڑی تعداد مسلمان ہوگئی۔۔۔ اس آیت سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی کافر مر جائے تو مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اس کے مرنے پر نہ اس کے لئے دعا کرے اور نہ ہی اس کی قبر پر کھڑا ہو۔ افسوس! فی زمانہ

حال یہ ہے کہ اگر مسلمانوں کے ملک میں کوئی بڑا کافر مرجاتا ہے تو مسلمانوں کی سربراہی کے دعوے دار اس کے مرنے پر اس طرح اظہارِ افسوس کرتے ہیں جیسے اِن کا کوئی اپنا بڑا فوت ہوگیا ہو اور اگر اس کی قبر بنی ہو تو اس پر کھڑے ہو کر دعائیں مانگتے ہیں۔ یہ دعا بالکل حرام ہے۔ (تفسیر صراط الجنان، ج4، ص199، 200، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: ابو شاہد مولانا محمد ماجد علی مدنی

فتوی نمبر: WAT-3879

تاریخ اجراء: 03ذوالحجۃ الحرام1446ھ/31مئی2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net